

# اندھیرا کونٹہ میں جگمگ

اس نے لڑکھڑکھ کر دیکھا کہ سارا لایا اور اسی سے  
تعلق ہوئی تھی، چاہیے۔ اصل بھل ہوئی  
سانسوں کو سنا لے ہوئے اس نے سر اٹھا کر آسمان کو  
دیکھا تو وہاں مگلی کی کڑک سے اس کی آنکھیں چمک چمک  
تھیں۔ اس نے تیزی سے سر اٹھا کر آسمان کی  
سہاراں کے پتھروں میں بٹھے تھے اس نے پلٹ کر  
دیکھا تو مشیتِ لائٹ کی وہ قہریل ہوئی میں لڑ رہی  
تھی اور وہ تاریک سائے اس کے نزدیک قہرے والے  
تھے۔ ہمارے سارے کمرے ہوئی اور اسے پتھروں کی  
ایک آخری کو قتل کرتے ہوئے اس نے قہر کی  
گلی میں پھانک لگا دی۔ تاریکی نے اسے اپنی  
ہوا میں سمیٹ لیا۔ چٹ اس کے گھٹنوں پر گئی  
تھی کہ تیزی سے گولے کے درم کے پیچھے دیکھ  
گئی۔ پتھروں میں لڑ رہا تھا۔

"Of God help me" اس نے دے دے ہوئے  
تھا کہ پتھروں میں پتھروں پر سلیب کا نشان بنانے لگی۔  
پتھروں کے پتھروں میں تھوڑی سی ہوئی اور یہ اس  
کے قہر میں پتھروں کی گلیوں میں پتھروں  
اس نے چٹ پتھروں کو توڑا جسے قتل میں گھٹ کر دے لگی۔  
اس کی انداز میں گھٹ تھوڑی۔ اس کے قہر میں پتھروں  
میں پتھروں میں پتھروں میں اس کے قہر میں پتھروں  
کی قہر میں پتھروں میں پتھروں میں پتھروں میں پتھروں  
پتھروں میں پتھروں میں پتھروں میں پتھروں میں پتھروں

مگلی کی کڑک اور پتھروں کی گھٹ میں پتھروں کا  
قہر قہر ہو رہا تھا پتھروں کی گھٹ میں پتھروں  
پتھروں کو چٹ تھی۔ اس میں پتھروں میں پتھروں  
پتھروں میں پتھروں میں پتھروں میں پتھروں کی گھٹ  
گھٹ میں پتھروں میں پتھروں میں پتھروں میں پتھروں  
پتھروں میں پتھروں میں پتھروں میں پتھروں میں پتھروں





میں کا ہر لمحہ بھی دیکھ لے۔ "تمہارے ساتھ ہوں۔"  
کہا۔ میں نے اس کے ہاتھوں کے کھنکھارے  
میں شرمندہ ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہوں۔  
پچھلے کئی کئی سالوں میں اس کا ہاتھ ہاتھ  
میں میں ہمارا قصور نہیں۔ ہم سب تو

ہم۔ میں نے اس کی ہر بات  
"ہاں یہ تو ہے۔ اسی لیے تو لکھا ہوتا ہے کہ  
افراد شامی کا ساتھ لے کر آئیں۔"  
لکھنے سے بہت شرم کے ساتھ بول کاٹا ہوا  
ہوا۔ بچوں کی دھجری ہاتھ آئی۔ اس نے اس کا  
مہر لیا۔

"تم سے کس نے کہا تھا صرف تمہیں ہی  
دہو۔" "تمہارے کدو سے اچھا لگتا ہے۔"  
"ہیں۔ کچھ بھی نہیں بچتا۔" "تمہارے سر سے  
لگاتے ہیں کدو۔"

"تمہاری بلیں اب نیند آ رہی ہے۔ سر ہلاتے  
ہے لکھنے کو خیر کیا۔ ابھی تک شامی کی توڑ  
گئی۔ اس نے پلٹ کر وہیں دیکھا۔ جس کا  
میں نے لکھا ہے اس کی نگاہوں کے خوف سے  
دیکھا۔ ہر لمحہ وہ تھوڑے سے کدو  
"گفت۔" "لکھنے سے اسے ہلاک۔ مہر لے  
تو۔"

"ہاں ہوا۔" "میں نے اسے بلی بلی لکھا ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے کہ تمہاری بلی۔"  
"میں نے اس میں لکھا ہے۔" "تمہارے ساتھ ہوں۔"  
"لکھنے کے ساتھ ہوں۔" "میں نے لکھا ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"

"تمہاری بلی ابھی تک ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"

میں نے اس کی ہر بات  
"تمہارے ساتھ ہوں۔" "میں نے لکھا ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"

"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"

"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"

"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"

"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"

"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"

"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"  
"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"

"میں نے لکھا ہے۔" "میں نے لکھا ہے۔"

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

محب سوتے ہیں۔ مثال کمزور ہو گئی۔ "موتے محب  
اکٹھ نہیں کھٹکی۔"

میں اٹھا ہوا۔ "ماتوں نے جہنم لیے ہیں  
پاؤں۔"

"متم طور اٹھ جاتا تو ہی بات ہے۔" وہ حنا کر ہولی  
تھی۔ شبلی مر کا ہاتھ قدم کر چلی گئی۔

"سو بھی۔ ہم بھی چلیں۔" مثال نے ندیہ کو کھد۔  
"ہم بھڑا آئیں۔" "ماتوں نے بھیڑا۔"

"تبی نہیں چلے جاؤ گے۔" مثال خاصی بدلو  
ہے۔ "ماتوں نے کرا کر کے ہولی۔"

"(اکیس۔ میں نے کچھ ندیہ سے بدلو ہے۔)  
ندیہ نے شکر کمزور تھی کہ آگے چلے۔"

"تیس سنا نہیں ہے۔" مثال نے ماتوں سے  
پوچھا۔ خیال کی تھا کہ وہ لوہ جالے گا تو ساتھ ہی وہ

لوگ بھی چلے جائیں گے۔  
میں تو کھڑے نہیں ہو۔" وہ ترام سے پاؤں پھار کر

لیٹ گیا۔ "پھر اس کی تھکیدی۔"  
"وہ بے تھو خاصی بدلو ہو۔"

"پار تو ہوں۔" اس کی اٹھی ضرب چڑی تھی۔  
"وہ تو آپ کے چہرے سے ظاہر ہے۔" وہ لوہ

ہاتھ پاؤں ہار کر نہیں دے۔ "وہ کے اس طرف تعلق  
اٹالے ہی نہیں قدم آگے بڑھانے دے۔"

"ماتوں خیال سے بڑا معمولی کوئی بھوت و بھول ہے  
کہ نہ کہانے۔" مطلب سے توارا بھری۔

"وہ قیاس ہے۔" "ندیہ کو کھد۔" اٹھا۔ وہ لوہ  
وہ کل آئیں۔ اس کے کان کی میں اٹھا تھا۔ شبلی

کے گھر سے کی لاش نہ ہو چکی تھی۔  
"گنا ہے کہ سلطان بھی سو گئے ہیں۔" مثال نے

کہا۔  
"ظاہر ہے اس تو می رات کو کون جاگ رہا ہو  
کہ۔" "ندیہ نے ہاتھ ہاتھ کر کے۔"

کو شش کی۔

"متم نے اٹھ کی لاش نہیں ہولی تھی۔"

میں نے آگے سے کل ساری لاش تک کر  
دی تھی۔"

"سنو اتم میرا ہاتھ پکڑو۔" میڑ می پڑا قدم  
دھرتی میں مثال نے کھد۔

"تیس وار لگ رہا ہے۔" ندیہ کو خاصی حیرت  
ہولی تھی۔

"ظورا نکو اٹھ میں تو تمہارے خیال سے کہہ رہی تھی  
نہیں تو نہ سہی۔"

(وہ تیز کو پنا چل گیا۔)  
"نہیں ٹھیک ہے۔" اس نے بحث اس کا ہاتھ

دھکا۔  
"تہست پکڑو۔"

"وہ توں دھرتی دھرتی پڑھیاں چڑھنے لگی۔ لوہ  
کی میڑ می پڑا آتے ہی ندیہ ٹھٹھک گئی۔"

"مثال۔" اس نے سر سرائی توارا میں پکارتے  
ہوئے اس کا ہاتھ دھکا۔

"کارا تو نہیں ہار۔" ندیہ کی توارا ہی خوفنا  
کہہ رہی تھی۔

"تمہارے کمرے کا دروازہ کھلا ہے مثال۔"  
"تو۔" مثال نے قدم آگے بڑھائے۔

"مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں نے سارے  
دروازے لوداک کے تھے۔"

مثال کے قدم ختم گئے۔ پھر دروازہ کھلا کر کے لوہ  
والے کمرے میں گئی۔ ظاہر ہے ندیہ نے اس کی تھکیدی

ی کر تھی۔ آٹھیں بھاڑ بھاڑ کر اندر میرے میں دیکھنے  
کے بعد خود کچھ نہیں کیا۔

"ندیہ! تم کچھ معمول تو نہیں رہیں۔"  
"نہیں۔" مجھے اچھی طرح یاد ہے۔"

ایک بل کو تو مثال نے دل ہی دل میں خود کو کوسا  
تھا۔ کیا ضرورت تھی ایسی کھد دیکھنے کی۔ سارے حالات

میں تو وہ ترام سے آگے بڑھ کر لاش توں کر دیتی۔ باب



وہی چل رہی تھی۔ سہی رہی۔ سہی رہی۔

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

پا سہاری کی تھی۔

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں

میں نے کہا۔ "میں نے تو اس کے چہرے میں



"مگر سنا اٹھ کر کہی ہو جائیں۔" اس نے  
 قدموں میں ہادی محترمہ کو پھیرا۔ وہ فریج پر لڑھک  
 نکلیں۔ گریب بکوائن ہو گئی تھی۔ پیچھے دھماکا دھماکا  
 دواڑے کھلنے لگے تھارے اور بھاگتے قدموں کی آوازیں  
 آ رہی تھیں۔ اس نے ہاتھ پر تھپ تھپ میں ڈال کر پھر اندر  
 کے قریب ہوا۔

"کائناتیں تو کدوا حق لڑکی۔"  
 "اے ارسلاں بھائی! وہ بھگائی۔ ارسلاں نے پھر  
 اپنی بات دہرائی۔ تو اس نے بھاگ کر کائناتیں تو کر

نہ نہیں ہے۔" سراسر اس کی نظروں کے مطابق مثال  
 غامبی ریلوے راج ہوئی تھی۔ کیونکہ ایک لمحہ اس نے  
 کالونی دار اقل۔ اب یہ بات تو صرف مثال جاتی تھی  
 کہ بے چارہ اقل تھا۔ اس کی عمری ٹیل کے پیچھے آگیا  
 تھا۔ تو غصہ میں کائنات نے تپا تھا کہ وہ کالونی دار  
 بھائی ہے۔ مثال نے اس کی بات کا جواب نہ دیا  
 نہیں سمجھا۔ نوبے نے اوجھڑا کر ہاتھ مار کر مہوہ ڈنڈا  
 بے تھو کیا۔

"اس سے کیا لڑکی؟"  
 "بچاؤ۔" نوبے نے کتاب سی ٹکڑوں میں لگی۔  
 "تو بچاؤ ہی ہے۔"  
 "مہوہ ٹکڑی۔"

قدموں کی چاپ واضح ہونے لگی۔ نوبے کے  
 ہاتھوں میں کچکا ہوا ہوا تھا۔

"مثال نے صحت اندازے سے بھاگ جاتے ہیں۔"  
 "صحت اندازے سے بھاگتے ہیں۔" نوبے نے  
 سے تو یہاں وہاں نہیں کر سکا۔ "تھا تو کئی تھی۔"  
 "تو تم کا۔" اس نے اٹھا مثال کے ہاتھ میں  
 لٹکایا۔

"میں کیا کروں؟"  
 "کچھ نہ کرو۔"  
 اس نے کچھ نہ کیا تھا۔ نوبے نے اس کا ہاتھ  
 کڑا۔

"میں اس سے اسے لے لیتا۔"  
 مثال نے اٹھا ہاتھ میں ڈال کر صحت اندازے کی اور پھر  
 ہی کسی نے آگلی بکڑی میں قدم مارا تھا اس نے اٹھا  
 تھا کہ یہ سارا مثال نے اٹھا تھا کہ اس میں ہوا کہ  
 اس سے لکل کہ وہ تھا۔ اس نے اٹھا تھا کہ  
 اس سے لکل کہ وہ تھا۔ اس نے اٹھا تھا کہ  
 اس سے لکل کہ وہ تھا۔ اس نے اٹھا تھا کہ  
 اس سے لکل کہ وہ تھا۔ اس نے اٹھا تھا کہ

UrduPhoto.com  
 UrduPhoto.com  
 UrduPhoto.com

## دنیا کی بہترین کہانیاں عمران ڈائجسٹ شائع ہو گیا ہے

دنیا بھر سے  
 منتخب دلچسپ  
 کہانیاں  
 پڑھنا چھوڑنا ہے

دیکھیں تو یہاں کا جرم  
 نگہ ذہنوں کا سامن

۲۵ روپے  
 ۲۵ روپے

عمران ڈائجسٹ

پاکستان سباز • لاہور



خیاں ہوا کیا ہوا  
 میں سے بچتے ہو سلطان کو اپنی پوزیشن خاص  
 انورا گری کی۔ ندیہ کی طرف اشارہ کر کے ایک  
 طرف ہو گیا۔ ایک ایک کرتانے لگی۔ تیار ہونے  
 خشکیں لگا ہوں سے تیار کو گھورا۔ وہ گھبرا کر مٹل کو  
 ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔

”مجھے تو خیر نہیں آری تھی۔ میں باہر نکلا۔ تو  
بچہ صوبوں پر کھڑے پھر کرے تو ازیں اب تو مٹی رات کو  
بب سارا کھر سو رہا تھا۔ لہذا پہلے ہی ٹھیک نہیں۔  
میں نے احتیاطاً ہسپتال ہاتھ میں لے لیا۔“

نورسے الہے الہے خواہوں کے ساتھ من ری  
 قی۔ چچا جان گجرا کر مثال کی طرف چڑھے۔ وہ ہوش  
 میں آئی لیکن سے پٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔  
 بالکل اسے ساری صورت حال سمجھائی۔ وہ آنکھیں  
 پھاڑے اور سلطان کو دیکھنے لگی۔ وہ سیزمیاں اتر گیا۔  
 بچے پوری سیزمیاں چڑھنے سے قاصر وہیں کھڑی ہول  
 رہی تھیں۔

انہوں نے ارسلان کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔ وہ مختصر سی بات  
کر کمرے میں گھس گیا۔ لوحہ تپا اچھو نے تباہی اور  
خیر لا کو لائی حاضر کر لیا۔ بھاری کے ساتھ وہ سب کچھ  
کہا اور کہہ سکتے تھے، میں نے جو جھکائے سب سننے  
میں تھے۔ اس بہت نہیں پہلی تھی جس میں وہ

سب بچے چلے گئے۔ اور وہ نے شعلہ کو بھی روک  
لیا۔ شعلہ نے اسے اس طرح کی مسرت دیکھا۔ وہیں  
اور تو کچھ نہ تھا۔ اس نکاح کی خبر سن کر اسے ہزار ہی  
میں۔

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

اور اس پانچ سو سال میں دہائی ہوں کے لیے کارخانہ  
لوہ سے لوہے کی پوتا ہوا۔ سوئی اپنے کڑے تیرہوں  
کے ساتھ کتنی غمی۔ خیوہار ہستہ سے ہار نہیں لگتا۔  
لوہ سے دہائی ہوں کی سلوا تیں ہنگہ ہر سوہوں میں  
ہوں کی مچ کا تھا اسی طرح ہوتا تھا مگر اس پار نہ ہوا  
ہوں کی نظر کرم ہنگہ دواہی غمی کہ آج کل کریم ہوں  
کے بعد وہی گھر میں فراغت کے ہوں گزار رہی غمی۔ مگر  
اس کی فراغت کو دہائی کی سکھوہو ہوا ایسی نے ہوا تیں  
بھونک دیا تھا۔ بھونک ہوں کے سوا کیں کو سوا  
جانے کے لیے خصوصی بیماری کی ضرورت ہے۔ ہوں  
کے اس اقبال زہریں پر ہوا تیں نے دواہو کہتا ہوں  
سوا ہونے ہوئے خزانہ حسین خوں کیا اور اپنے ہوں  
تعلون کا تیں دایا تھا اور اس کا یہ تعلون اس صورت  
میں سامنے آیا تھا کہ اس ہوں ہر روز ہاں لگہ ہوں جانے سے  
قبل اس کے کڑے کا ہوا دواہو ہوں ہوں ہوں۔ ہوں ہوں  
ہوا ہوں ہوں کی ہوں۔ ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں  
کہ بھی ہوں ہوں کی ہوں۔ ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں  
ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں۔ ہوں ہوں ہوں ہوں  
ہوں ہوں۔

”رخص ہو جاؤ۔“ گور اس بار مذاقاً رخص ہو جاتا تھا  
 کہ نگہ اس وقت تک دماغ پر رہا ہو جاتی تھیں۔ پلے  
 پھر محبت اور شفقت سے بھر جاتی تھیں۔

۳۳ "ہو چکا اب تو پرے سے بھی آسپاہوں سے  
باہر آگئے۔"

اسی قسم کی توازیں ملی تھیں جیسی اس وقت کوئی نہ تھی۔

اللہ جہاں دوست ماری۔ کبھی اللہ کر اللہ رسول کا  
نام بھی لے لیا کرو۔ (یہ اللہ رسول کا نام لیتے صرف  
یہی فرض ہے) کیا ہستیوں کی طرح انسان بھی رہتی











"نہیں بھئی۔ ان کا ہن تو اس سلطان کے ہم ہے۔  
وہ نہ تو غلام ہوتا ہے۔ نہ تو غلام نہیں۔" متل لے لیا  
تو قصداً مسکرائی۔  
"نہیں۔ مجھے پتہ نہیں ہے۔" فوراً ہی پلٹ کی  
جی۔

♦ ♦ ♦ ♦ ♦  
دادو نے وہی انہوں کا حساب کر رہی تھی۔  
دادو نے دادو کو کہہ دیا کہ یہ کی تل کا بھڑا ہن تھا  
پس یہ۔  
"میں بھی کہتی ہو گی۔ دادو تو پیچھے ہی چلی رہتی  
ہے۔ یہ سیکھ لو۔ یہ سیکھ لو۔ یہی سیکھ ہی نہیں لیتے  
رہتی۔"

"میں نے تو کیا بھی نہیں سہا دادو۔"  
"جس نے اس کی تو کی جانتی ہوں کہ میری بیٹی میں  
بھی کوئی کی نہ رہے۔"  
"میں جانتی ہوں دادو۔" قصداً مسکرائی۔

(حسن ایک پرہ ہے جس کے پیچھے ساری  
خامیاں چھپ جاتی ہیں اور میرے پاس ایسا کوئی پرہ  
نہیں)

"کہہ دیجئے اور وہ نہ لے کر کاہنوں کی سلاخیوں پر  
آئیگی۔ لیکن یہی کی جی۔ متل "خاک شیراز شہل اور  
ار سلطان فرم گئے تھے۔ کتنا اور وہاں حساب نے  
کے بھائی والی سے کہہ گی۔  
"کی ہمارا کچھ ملے ہوں۔"

"ار سلطان نے تو نہیں دیکھا۔"  
"تو اسے کھانا۔ میرا سوا نہیں ہے۔"  
"بھلا اور مراد کی شہلوں کے کرام سے  
ہو گئیں۔ ادا نہ لگا نہیں کہ ایک ہندو سرار شہ  
آئے لگا۔"

ای دادو کے سامنے بیٹے مل کے باہر لے پھرا  
رہی تھی۔ اب تو وہ میں سمجھنے کی فکر سوار تھی  
یہ ہوئی تھی کہ وہ اس کی فکر میں تھی  
اس کی سامنے مراد اور شہلوں کے بچے  
اس کا سامنا کرتے ہوئے تھے۔

تو کسی حور شام کی جلاش میں اس کے پاس کے پاس  
ہاں چو تھا نہ تھا۔ آنکھیں۔  
"آپ نے بھی تو دیکھ نہ کیا۔" اسی نے  
انہوں سے ہنس کر کہا۔  
"میرے بیٹے نے تو ہات کی جی کہ اسی جلاش  
لے لیا۔ یہی ہے کی۔" دادو نے کہا تو اسی کے  
دادو بھی نہ لگا گی۔

"میں نے کہہ دیا۔ میری بیٹی میں سو گئی  
زود تھی کسی کے سر نہیں منہ میں کی۔  
روحان متل کی طرف ہے۔ صاف کہتا ہے۔  
نواہر ورت اور ملازمت کرتی لڑکی سے شادی  
کے بعد ہی ایسی ہو ساتھ چلے تو کد۔ رنگ کریں۔  
کئے لگا۔ اس سے کہہ اپنی صورت بھی  
میں دیکھ لے۔ متل کے ساتھ کھڑا ہو تو لگا  
ہے۔"

دادو ہنسنے لگیں۔ دادو کے لبوں پر بھی مسکرا  
نکھر کی۔ بھلا ہر ایک کھڑی جی مگر ان اور حوری  
تھے اسی بد ستور منظر تھیں۔

"اب یہ رشتہ بتاؤ ہے خالہ منظور نے  
واچہ میں ملازم ہے۔ کھربار بھی اچھا ہے اللہ کر  
ایسے دادو پائے نہاں۔ میری تو راتوں کی نیند  
ازگی ہیں۔"

"تو ان کو انہیں اس کے بیٹی ہیں آپ  
ملا لگا۔ وہ میری قسمت میں لکھا ہے۔ اگر لکھا  
ہے۔ یہیں آئے لگا۔ کس اور کہے ہائے لگا۔ میری  
کی تو یہیں لکھی ہی نہیں کی گئی اور تو بھولی رہ  
سے رہا۔"

"منظر سے لے میں کہہ رہی تھی ملا لگا  
کے اندر کی لڑکی اس کی جی۔ پھر وہی ہنگامہ۔  
اس دن اس میں ہائیں کے۔ خاں کو ہار ہار  
ہو لایا ہائے لگا۔ لڑکی شامت آئے گی۔ کمر کا کوا  
چکے لگا۔ لیکن میں انواع اقسام کی چرس نہیں گی۔  
کی کو شش ہو کی متل اس دن اس کی جی ہائے  
شاداب کچ نہ بھی نہ دھوئے۔ دستک کے پیرے





مثال کھینچ کر فیس دی۔

”جیسے جیسے ہو کر تھا۔“

”جیل چل کر توحان گیا ہوں۔“

”چہ۔ چہ۔ جیل میں کرتے تھے۔“

”کچھ اور چار دی تھی۔ ندیہ نے پلٹ کر دیکھا۔“

”نہت جھنجھوٹا ہوا تھا۔ جبکہ مثال انجوائے کر رہی تھی۔“

”ویسے بھی وہ میرا کزن ہے اور ہم بچپن سے

”ست ہیں۔“

”جھنجھوٹا کر ندیہ کی طرف بٹا۔“

”تم کیا کر رہی ہو۔“

”نظر نہیں آتا۔“ اس نے اطمینان سے کہہ کر

”کھولے والا پلٹ کھولا۔ گاہروں سے بھری ہوئی

”کڑیوں میں پائی تھی۔“

”وہ پلٹ کر کھڑا فٹم بھی ہو گیا۔“ اس نے پلٹ

”الٹا کر تکی پر کر کھولا اٹھال لیا۔ ندیہ نے اسے کھور کر

”پلٹ پیچھے کیا۔ ہر کھولا گاہروں میں لٹے گی۔“

”گاہروں میں اس فٹم نے آج کتنا تک کیا ہے۔“

”میرا دوست کہہ رہا ہے۔“

”اس کا مطلب ہے کہ جب تک اس سنان میں

”سے ہائے گا۔ تم تو نظر آتی ہو۔“

”مثال نے فٹم سے آنکھیں پھینکا دیں۔“

”تو کچھ رہی ہو اس لڑکی کے بارے میں۔“

”ندیہ کی طرف بٹا۔“

”میں تو کچھ بھی اب تم دیکھ لو۔“

”ندیہ نے اس کی طرف بٹا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”نظر آئے گا۔“

”حق ہے بالکل۔“

”نہت۔ اندازاً حق بھی نہیں۔ اور تم اس کے ساتھ

”اندازاً برا سلوک بھی مت کیا کرو۔“

”ندیہ نے سر ہلکے

”کی۔“

”اس کو چھوڑو۔ مگر یہ تم کیوں گئی رہتی ہو سارا دن

”نہت کہیں ہے؟“

”میرے ساتھ ہی گئی تھی۔ کچھ چیزیں لینے بھیجا

”ہے اسے مارکیٹ اور یہ کام تو ہو گیا۔“

”گاہروں خوب

”اچھی طرح بھون کر اس نے چولہا بند کر دیا۔“

”تب ہی نچو سر پٹ بھااتی ہوئی آئی۔“

”افسوس خیز اس

”چوہ سرخ“ سانس پھولا ہوا۔ آتے ہی دھپ سے جو

”نہت بھی تو کہنی ندیہ کی پٹیلیوں میں لگی۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

”فٹم۔“

زی ٹی وی کا مشہور پروگرام

کھانا خزانہ

نیا ایڈیشن

سنجیو کپور

ٹوہور سے تصاویر کے ساتھ

میں دو ٹوہور ت گیت اپ

قیمت صرف 250/- روپے

ملنے کا ہے:

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37 اردو بازار کراچی

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

وہ اٹھتا۔ چہ کے بچے بھا کر پہلی سائیں

دست کئے گئے۔  
"ہاں کھات اپنی تہہ۔" مٹل نے اس کی حالت

دار پر غور کیا۔ "مور اس باہر میں کیا ہے؟"  
"پہلی لہجہ اس نے میرا دستہ روک لیا تھا۔" وہ

بھی مٹل کی حالت تھی۔  
"مٹل نے ساتوں والوں کے کتے لے لیے ایک سی

ہے جس کو تم ایک آنکھ نہیں مٹاؤ۔" مٹل نے  
ترام سے کہا۔

"بھرتیہ کسی کو مٹا رہی ہے۔"  
"پہلی لہجہ اس کے لہجے میں مت کرو۔" مٹل نے پہلی

ولی۔ "مٹل نے کسی کی میرا دستہ روک لیا تھا۔"  
"راندہ کا نہیں گا۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

میرا دستہ روک لیا تھا۔ "مٹل نے اس کا لہجہ لے کر"  
خیال کر لیا۔

"رات کے دو تین مٹل کھاتے ہیں۔" مٹل نے  
نیاں پر غور کر لیا تھا۔

"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر  
کالے لہجہ لے کر۔

"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر  
مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔

"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر  
مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔

"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر  
مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔

کے گھر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر

مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔  
"مٹل نے اس کا لہجہ لے کر۔" مٹل نے اس کا لہجہ لے کر



مٹل نے سہا اختیار لیا۔  
 "مور اگر اس کا ایک ہل ٹوٹ گیا تو۔" ندوہ نے  
 غصے سے پوچھا۔  
 "کیا ہوا؟" پوچھا پھر دے گی۔ "وہ تو بٹنے  
 لگیں۔"  
 "آپ سے تو لڑا وہی ہیں میرے ہل۔" نوجوان  
 ہو گیا۔  
 "نہ اس نے تم سے کچھ کہا بھی ہو گا۔" مٹل نے  
 دیکھی سے پوچھا۔  
 "ہاں نا۔" "وہ بے کایلو منہ میں دے کر لپٹا گیا۔"  
 "کچھ دیر غصہ رہیں کہ ابھی کچھ تھکے مگر بدستور  
 شہانے میں مصروف تھی۔"  
 "سب بس بھی کرو۔" مٹل نے دہنہ کھینچا۔ "سب  
 تیار کر اس کے کیا گا۔"  
 "وہ ہائی اس نے کہا تھا کہ وہ وہ مجھ سے محبت کرتا  
 ہے۔" "نہ نے حما کا کیا۔"  
 "تیار تو تھک ہے اس کا۔"  
 "مجھے تو آٹھویں گراب لگتی ہیں۔" مٹل نے  
 ایک طرف اشارہ کیا۔  
 "نہیں ہی۔ اس کی آٹھویں تو بہت سوتی ہیں۔"  
 "نہ نے محبت تو دے گی۔"  
 "جتنی ہم نے ساری زندگی بھرا ہوا تھا۔" "تف ہے  
 غارے اس اٹھس ہاتھ پر۔" "آج تک ہمیں تو کسی  
 نے کچھ نہ کہا۔"  
 "جتنے تم تو کسی سے کام نہ لو؟ یہ نہیں تو ہم  
 میں کو کوئی ہے۔" مہارک ہو جو اہمیت خود شمار  
 راستہ دک کر گئی ہو گی۔ "ندوہ نے مٹل کی بات  
 کٹ کر لے لی۔  
 "مہارک ہو کو کوئی کر اسے راستہ بھرا کر دیا  
 ہوتا ہے۔" "ہاں نا۔"  
 "نہ نے کچھ سے کیا؟" "نہ نے کچھ سے کیا؟"  
 "ندوہ نے غصے سے اسے دیکھا۔"  
 "نہ نے کچھ سے کیا؟" "نہ نے کچھ سے کیا؟"  
 "ندوہ نے غصے سے اسے دیکھا۔"

سب رگت چہرے پر تو مری کی مصیبت اور  
 ہاتھیں کٹا دی آنکھوں میں کھل کی حجاب۔  
 "نہ سکتا ہے۔ تم سے تو کوئی بھی محبت کر سکتا  
 ہے۔" "وہ زبردستی ہے۔" "نہ لپٹا ہوا ہاتھ سنبھل کر  
 ٹوٹی ٹوٹی ہوئی گئی۔"  
 مٹل کے ہاتھ کے بعد ندوہ بہت دیر تک وہیں  
 بیٹھی رہی تھی۔  
 ♥ ♥ ♥ ♥  
 "یہ تم کن سوچاؤ میں گم رہتی ہو۔"  
 مٹل جب اس کی طرف گئی تو وہ کتاب ہاتھ میں لے کر  
 کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی۔ "ہاتھ آہستہ سے  
 کی دھڑکی پر لگا اپنی لٹھری جھانک رہی تھی۔ مٹل نے  
 چکر پڑھا تھا۔  
 "میں تو یہ سوچ رہی تھی۔" "وہ کون سا وقت ہو گا اور  
 کون لوگ ہوں گے جو میں گے۔" "میں اس کی سی  
 لڑکی کی تلاش تھی۔" "وہ جگہ جگہ لے کر کر رہے  
 تھے۔"  
 "بہت ہی مہارک گھڑی ہو گی اور بہت خوش  
 قسمت لوگ۔" مٹل نے بستر کی چادر جھاڑی۔ "پھر  
 کوئی کی چیز میں ہاتھ ڈال کر لگی۔" "مہارک گھڑی ہو گی۔"  
 "اس کی گود میں یہ کچھ ہے پھر آٹھار کر رہی۔"  
 "نہ اس کے اڑا کر لائی ہو۔"  
 "ندوہ نے کتاب بند کی اور سیدھی ہو بیٹھی۔  
 "تھارے لے کر کوئی پڑا تھا ہے۔" مٹل لطف  
 میں تھک کر بیٹھی۔  
 "کیا نہیں۔" "نہ سنی لگا دیا ہے۔"  
 "یہ کیا بات ہو گی؟"  
 "ہاں مٹل! میں سوچ رہی تھی انسان کو خود بصورت  
 ہوتا ہے۔"  
 "ہاں تو کیا ہے؟" "میں بھی بھلی شکل ہے تھاری۔"  
 "نہ نے کھانے میں گم تھی۔" "ندوہ نے ایک نظر  
 اسے دیکھا۔  
 "یہ تو تم کہہ رہی ہو۔"

اور میں کو اس ایک ہی کا خدہ چاہوں کے لئے  
 تمس کرتا رہا۔  
 "پھر اس میں کئی بے ارکوا ہے مگر اور بھی  
 نے مل کر یہ سب اس کا قصور ہے۔ ہونے اس میں  
 کچھ لوگ ہیں جو مکمل طور پر ہوتے ہیں۔ سب  
 کے سب ہماری نگاہوں کے ملک ہیں۔ مگر ان کی  
 نہ کسی طرف ان کی نہ کسی صلاحیت کو دیکھنا کہ اس  
 پر نظر کرتے ہیں اور خوش رہتے ہیں۔ مگر وہی  
 انہوں نے تساری کی صلاحیت کو ہوا میں نہیں  
 چہتے اور اور تساری ہی نے تساری تساری  
 طور پر ہی قائم کر دی ہے۔"  
 "اس میں دیکھو والی کا کیا قصور ہے تو اسے دالے  
 لوگ۔"

"ہب بہت بہت کے لوگوں کو گھر میں گھسار  
 اپنی اصلاحی ماحولی سے یہ تاثر پیش کیا جائے کہ جناب  
 تساری ہی کو قبول کر لیں۔ رت۔"  
 "جس کو۔ اب تم اور وہی ہو۔" ہاتھ کی جھکی  
 مگر قابلِ ملاحظہ مثال ایک ہی کو غاصول میں لگی۔  
 "مگر اس طرح۔ کیا تم میں تم اور کیا ہو گی ہو۔ کل میں  
 کئی لوگوں تساری میں نہیں۔ اساتذہ گروہ ہوا  
 کرتے تھے اور میں مجلس ہوئی تھی۔ اپنی تمام تر  
 نوہوتی کے ہوا ہو بھی وہ تمام حاصل نہ کہانی ہم  
 نہیں حاصل تھا۔ تسارا احمد تساری خوش مزاجی  
 ہوتے کہنے کا سلیقہ نہات نہ سوں کے دیکھ نہیں  
 کہنے کی حالت یہ سب نہیں ہر کسی سے لیا  
 کہتے تھے۔ انہیں یہ حق بھی طرف نہیں کر  
 ہتی تم سے وہ ہائی تھی۔ نوہوتی کہتا ہے اس ایک  
 نوہوتی گنت سے جس کے اندر بھی کچھ بھی ان کی  
 ہی نوہوتی ہے ہر انہوتی نہیں۔  
 مگر ہوتی ہے۔ عطا جیسے ہے ہم کی کو اپنی  
 طرف کھینچتے ہیں۔"

UrduPhoto.com  
 UrduPhoto.com  
 UrduPhoto.com

ایک کہ اس میں ہوتے کو ہوا کہہ دیتے ہیں۔  
 جس میں ہوتے ہر ارکوا ہے۔ ہر ایک کو  
 میں جکڑتا ہے۔  
 "مگر ہانا ہے۔ ہمیں ہانا ہے ہوتے کے لئے  
 ہانا ہے۔ وقت کی ادرا کی مدخل اس کے ہر  
 دھوا اور کو ہوتا ہے۔ ہائی میں نوہوتی  
 لہات ہے انہوتی کو کرانے کا سلیقہ ہے۔"  
 "اور یہ غاصول ہی ہو کر اسے دیکھتے ہیں۔  
 ہیں۔" مثال مسکرائی۔ اس نے غصوں  
 ہل لیا مگر اس کی سے کو ہوا ہی۔  
 "پھر لوگوں کو سب نظر کیوں نہیں آتا۔"  
 "تم لوگوں کو دیکھنا کیوں چاہتی ہو۔ کیوں  
 پیچھے بھاگ رہی ہو۔ ہوتے ہر صورت میں آتا  
 تسارا ہی متاثر رہتا ہے۔"  
 "تو میں کیا کہوں۔" وہ بے بسی کے ساتھ  
 "تو کو اس احساس کثرتی کے غل سے ہوا  
 اپنی صلاحیتوں کو ہاتھ آتا۔ ہر وقت ہوتے کرتے  
 سوچنے کے بجائے سب کو خود اپنے ہوا کر رہے  
 ہوا۔ اب ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے تو اس کی  
 کے اسے نہیں کیوں ہے یہ بھی اس وقت ہر ہوتی  
 کی۔ لیکن یہ ایک گروہ کرانے پر مشق کا  
 کہ خود غصوں کی ہاتھ ہے۔ مگر خود ہاتھ ہوتی ہو  
 کے کہیں کو صرف اور کی گھوڑا ہوتی ہوتی  
 کہ اہم مست ہو۔ ان میں دیکھتی تھی۔ تو کو اس  
 ہم سنیں گے کہ اگر تم ہو یہی تو اس گھر میں  
 ہم نہیں ہو گئے کہ۔"  
 "تم کی طرف۔" "مگر یہ مسکرائی۔  
 "ہاں کی طرف۔ کتنا طویل رہتی ہے۔  
 کہ کہ یہ گھر اس کے بغیر ہل ہی نہیں سکتا۔  
 ہر ہوتی ہوتی کی مخالفت ہوتے کہ کہ کہ  
 اس سب کہیں میں ہوتی ہر طرف ہوتی ہوتی  
 کے لئے ہوتی کہ۔ ہاتھوں کے کہنے کی  
 نو۔ کہ معمول سے ہوتے کہ اپنے لئے کہنے



سب سے پہلے کر کھانا ہو۔

میں نے کہا۔

میں نے کہا کہ میں اس کو تو بخیر نشی میں لایا ہوں۔ اور یہاں کرنا اپنی ملا جلتی کو کھانا دے دوں گا۔

میں نے کہا کہ تم جلدی کی رہی ہو۔

میں نے کہا کہ تم جلدی کی رہی ہو۔

میں نے کہا کہ تم جلدی کی رہی ہو۔



میں نے کہا کہ تم جلدی کی رہی ہو۔

میں نے کہا کہ تم جلدی کی رہی ہو۔

میں نے کہا کہ تم جلدی کی رہی ہو۔

میں نے کہا کہ تم جلدی کی رہی ہو۔

میں نے کہا کہ تم جلدی کی رہی ہو۔

میں نے کہا کہ تم جلدی کی رہی ہو۔

میں نے کہا کہ تم جلدی کی رہی ہو۔

میں نے کہا کہ تم جلدی کی رہی ہو۔







یو ساتھ ہی تھی۔  
"خالی چائے لینی ہے یا ساتھ کچھ ٹھوس بھی ہے۔"

"نہی تو کھانا کھایا ہے مگر اسے تو بیچ ہیں کیا ہے۔  
پوچھ تو لیا جاتی۔"

"ہاں پوچھ تو کہ۔" ندوہ نے برز جھاپا۔ نیو بھائی  
کی۔ حجاز سے دوران کھولا۔ کیسٹ سیٹ کرنا شیراز  
پچھل گیا۔

"بائی کتنی ہیں ساتھ کچھ ٹھوس میرا مطلب ہے۔"

"صرف چائے۔" تاش نے اسے ہا ہوا عکس کر  
دورانہ لاک کر دیا۔

"کیا جڑ ہے یہ نیو بھی۔" گور سلطان ہنستے ہوئے کہہ  
بات تھ۔

"صرف چائے۔" نیو نے اسی لہجہ و انداز میں  
وجہم آگے بڑھایا۔ ندوہ نے پانی چھانوا تھا۔

"آپ کا میچ۔" میں شیشین بند کر دیا۔ اگر میں نہ  
ہوں تو چائے اس گھر کے سارے کام کیسے ہوں۔"

"کمال ہے۔" کچھ کی تپال میرا بھی ہے۔" نیو کی  
چوڑھٹ پر ندوہ مسکراتی اور نیو کی بی بیوں کا تب

ہو میں کہہ لیاں آنا بھول گئی۔ ندوہ نے پکارا۔  
"کی بائی۔" وہاں دھارے لگی تھی۔

"کیا بچوں کے ساتھ تو بھی سوختے گی ہو۔"

"اس لئے۔" میں تو بھول ہی گئی۔ "وہ بھڑکوں  
سے ایک گریہ کی طرح اس کی لک۔ ندوہ نے اسے

اس کے ہاتھ میں تھام لی۔ کرے تک کی توراہ اندوہ  
تھا۔ ایک ہاتھ میں اسے سنبھالتے ہوئے اس نے  
دورانہ حجاز کر دیا۔

"کیا کھلت ہے۔" تاش نے لپٹ کر پوچھا۔  
"کھائے آپ نے کچھ کچھ۔"

"نہی۔" شام کے لیے تھوڑا کچھ  
پکائی۔ "وہ خضک کچھ کچھ۔"

"UrduPhoto.com  
UrduPhoto.com  
UrduPhoto.com"

ابھی ہوائے کی کیا ضرورت تھی۔  
"وہاں سے سمیت واپس ہوئی۔ شیراز نے دوران کھول  
کر دیا۔ نیو کا میچ دیکھا۔

"کتنا ہے صرف پوچھنے لگی تھی۔" دورانہ وہاں  
لاک کر دیا۔

"عجب باتیں کر رہے ہیں تاش بھائی بھی۔ کہنے  
لگے میں نے تو شام کے لیے کھا تھا۔" وہ ندوہ کے  
کمرے میں آئی۔

"تاش اس کا نہیں تمہارا خراب ہے انکو کچھ سنی  
کچھ اور ہے۔" ندوہ نے اسے ہی انٹ دیا۔

"میں نے کیا کہا ہے۔ ہم انہوں نے کہا میں نے  
آپ کو کہہ دیا۔" وہ وہاں ہی ہو گئی۔

"کوئی بات نہیں۔ تاش تھی بھی ہو جاتی ہے۔ اسی  
نے ر سائیت سے کہا۔" ایک کپ بچھو دے ہو۔"

ندوہ نے انہیں چائے دی۔ دورانہ اور تاشی چائے کو  
بھی دے دی۔ اپنے لیے نکال کر نیو سے کہا۔ وہ برقی

سے چائے۔ تاشی میں ایک کپ چائے لگی تھی۔ وہ نیو  
ساتھ مکان میں بیٹھ کر بیٹھ گئیں۔ آخری ٹھوس ابھی

عقل میں تھا کہ وہ غصہ نہ ہو لیکن میں کیا۔  
"میں نے جس چائے لگائے کو کہا تھا؟"

"تو بھائی کی چائے تاشی تھی۔" اسے فیسے میں  
دیکھ کر تھرا گئی۔

"صرف پائے کو نہیں پائے کو بھی کہا تھا۔" وہ  
عہد کی آخری صبر تھا۔

"نہی۔" میں لالی تو تھی آپ نے کہا شام  
کو۔"

"کیا؟" وہ ہنستے سے اکڑ گیا۔ "پاکل بھابہ یا  
بھو تو لے ہوں میں۔"

اسے اب غصہ آنا تھا تو غصا کھل کر آتا تھا۔  
ندوہ کی لالی بھائی آئیں۔ بھٹک تاش کو غصہ ہو کر دیا

کر کمرے میں بٹھا۔ نیو کو وہاں چائے لگائے کو کہہ  
آلو ضبط کرتے ہوئے چائے کا پانی چھانے لگی۔

تبھی تاشی چائے لگے۔  
"یہ تاشی کئی ہے نیو بیٹے۔"









جہاں کے اصرار اور کھڑے ہونے کو کہنا کہ خیر انا  
نہیں کیا تھا اور اس کی گالی سے کر لیں کیا تھا۔ لیکن  
اسے حق کہتے ہیں کیا وہ آقا تھا۔ مثال شاہ آفر  
سے اتر سکی تھی۔

"خیر تم کیا بات کہتی رہتی ہو؟۔ میں نے جہنم  
کتاب لکھی۔"

"تم لوگوں کے فریضے کیا کرتی ہو۔"

"میں یہ کہتا ہوں ہول۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے  
کہ وہ ساری کتاب اٹھائی۔ پھر اس کا فقرہ ٹوٹ گیا  
کھول ہول۔ لہذا یہ کتاب اس کے ہاتھ سے  
بجھتی تھی۔"

"میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے فتنے کھول  
میں یہ کہہ دیا ہے۔ ہر شکل میں یہ کہہ دیا ہے۔  
"میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ ہر شکل میں یہ کہہ دیا ہے۔  
کی کتاب نہیں لی۔"

"میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔"

"میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔"

"میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔"

کہنے کی ہر سہیت کو کہہ دیا تھا۔  
نہیں کہہ دیا تھا۔ کی ہر سہیت کو کہہ دیا تھا۔  
نہیں کہہ دیا تھا۔ کی ہر سہیت کو کہہ دیا تھا۔  
نہیں کہہ دیا تھا۔ کی ہر سہیت کو کہہ دیا تھا۔

"میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔"

"میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔"

"میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔"

"میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔"

"میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔"

"میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔  
میں نے یہ کہہ دیا ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا ہے۔"

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com









”ہم تو اس کی وجہ سے ادا کرنا چاہتے ہیں جلدی  
وہ بڑا چالاک تھا میں تو یہ جانتی تھی کہ اس کے  
پیشہ میں اس کے پاس بھی سب سے کم ہے  
پہلی سے ”معاذ نے کہا تو اس نے ہنس کر اسے  
درا ”پہلی میں جلی کی سہولت سے اسے کھڑا  
رکھتے۔“

”تم ان کو میں کیسے کھڑا کرتے ہو؟“  
”آپ کے پاس سے لے کر اس کے پاس تک۔“  
”جلی میں اس کے پاس کی طرف سے کھڑا کیا  
یہ ہے اس کے پاس سے لے کر اس کے پاس تک  
پہلے سے کھڑا کیا ہے کہ میں اس کے پاس سے  
سے پہنچتا ہوں۔“

”معاذ جلی میں نہیں کھڑا۔“  
”کیونکہ وہ جلی میں نہ کھڑا ہو سکتا ہے نہ  
اسے کھڑا کرنے کے لیے اس کے پاس سے کھڑا  
پہلی میں۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“  
”جلی میں سے کھڑا کیا۔“  
”تو اس کے پاس سے کھڑا کیا۔“

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com

UrduPhoto.com



یہ سب سن کر اس نے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔  
"مگر میں نے نہیں سنا ہے۔" وہ قصداً مسکرائی  
کہ "جینہ انہی کچھ نہیں کہہ سکتی کہ وہ سب سنا ہے  
جس کے بارے میں وہ سب سنا ہے۔"



حکومتِ ہند نے اس کو دیا ہے۔ اس کے لئے اس نے اس کو دیا ہے۔

[illegible]

یہ کہہ رہی ہے۔ حیرت انگیز تعجب میں تو اس نے  
 اس کے بھارت کو حیرت کیا۔  
 "تو کبھی تو جی سے یہ دعا  
 دے گی۔"

"ماستکے لے کر رہا۔"  
 "میرے دل کو تو تو۔" ماستکے کی سولہ سولہ  
 "میرے دل کو تو تو۔" ماستکے کی سولہ سولہ  
 "میرے دل کو تو تو۔" ماستکے کی سولہ سولہ  
 "میرے دل کو تو تو۔" ماستکے کی سولہ سولہ  
 "میرے دل کو تو تو۔" ماستکے کی سولہ سولہ

میں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ "مکان  
مستقل کرنی ہو گونگیاں ہیں۔"  
"پانچ۔" وہ ہر طرف پر پھرتے گی۔  
"کے کتاب نہت تو ہوتے۔"

”ہم نہیں مانتے۔“ اس نے اطمینان سے کہا۔  
 ”مصلحت یہ تھی۔“ اس نے ایک طرف اشارے  
 سے اشارہ کیا۔ ”مصلحت یہ تھی۔“  
 ”میں اس بار سے متاثر ہوں۔“

۱۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو  
 ۲۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو  
 ۳۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو  
 ۴۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو  
 ۵۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو  
 ۶۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو  
 ۷۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو  
 ۸۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو  
 ۹۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو  
 ۱۰۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو

UrduPhoto.cc

UrduPhoto.co

سب سے پہلے مجھ کے تھے۔  
 دلوں نے ان سے کہا تھا کہ وہ اب ہمارے گھر میں  
 آئیں۔ نہ محل کے لیے نہ لودھی کے لیے۔ انہوں  
 نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ وہ محل میں آئیں۔ مگر لودھی  
 کو یہ خبر ملی کہ وہ اب گھاس لے چکے ہیں۔ انہوں نے  
 کسم، قمر اور بی بی عروسی کو بھی خبر دی۔

بہت بڑا دھچکا تھا۔ سال بھی اس سے کچھ نہ کر  
پاکی۔ عاصوفی سے اس میں کمی تھی۔ لہذا اس کے  
لئے تھوڑا وقت ہمارے تھا۔

اسے چاہتا تھا ایسا ہو مگر اس اصولی کے ہو جانے کا  
اس سے اسے ہو چکا تھا مگر پھر بھی وہ لوٹ گئی تھی۔  
اپنے کہتی کہ جی جی جی کو از سر نو ہونے کی کو خوش کرنا  
تھی مگر وہ بات نہ آتا تھا۔ اس خاموشی میں اور کم کم  
اور وہی ایک اسے دریاں خیال۔  
وہ پھر بیکسٹ ہو گئی۔

اور یہ ریمیکٹ ہونے کی اہلیت کیسی ہوتی ہے؟  
 اپنی سہم ہتی کے فیصلے جیسے جس پر اس کا دل کر  
 پھل رہا تھا اپنی بے وقوفی کا احساس اندر ہی اندر  
 رہے وہ رہا تھا اب لگا وہ اب کبھی کسی کا ساتھ  
 نہیں کر سکتی۔ کسی سے نظریں نہیں ملا سکتی۔  
 اب وہی کس قدر مطمئن تھے اپنی اور بھیا کتے  
 فائن ہوئے تھے۔

اور اس پر  
"خدا تعالیٰ کیسے سب کا راز رکھتا ہے" اور  
"خدا تعالیٰ کیسے سب کا راز رکھتا ہے" اور

”واللہ کیا سارے گھر کو سناپ ہو گا کیا ہے“

میں نے بھی بات اسطرح کہی کہ وہ  
 ہی رہا جو اٹھ کر اس سے اس کی بے سہارا  
 "مجھے شک تھا کہ اس رات تو کسی کو کوئی  
 کہتے ہوئے ہم سے اس رات سے ہی اللہ  
 میں سے یا پھر کہتے ہوئے منہ بے شک



[illegible][illegible]



[illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

UrduPhoto.com

UrduPhoto.co







Handwritten Urdu text in Nasta'liq script, arranged in two columns. The text is dense and covers most of the page area.

UrduPhoto.com  
UrduPhoto.com  
UrduPhoto.com

Handwritten Urdu text in Nasta'liq script, arranged in two columns. The text is dense and covers most of the page area.

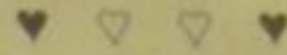






تو پہنچ آئے زندگی میں۔ اور ارسلان۔ کس قدر  
ڈشنگ اور امپریسور سنبلیٹی ہے اس کی اور ایک  
ویل آف فیلٹی سے تعلق ہے اس کا۔ مجھے تو سب کچھ  
مل گیا جو میں نے چاہا تھا۔ وہ تابش! میں بہت خوش  
ہوں۔"

وہ دھواں دھواں چہرے اسے دیکھتا رہا پھر پلٹ کر  
نیچے اتر گیا۔



بڑا عجیب محبت کا یہ فسانہ ہے  
دل ہے تیرا تو کسی اور کا دیوانہ ہے  
جو جس کو چاہتا ہے وہ اسے نہیں ملتا  
کیسا دستور ہے دنیا کا کیا زمانہ ہے  
ایک بادلوں بھری شام کھڑکی کے راستے کمرے میں  
اتر آئی۔ تو اس نے کھٹ سے ڈیک بند کر دیا۔ بہت دیر  
تک وہ اس شام کو اپنے کمرے میں پر پھیلاتے دیکھتا رہا  
اور جب اس شام کی خوشبو میں بارش کی خوشبو شامل  
ہوئی تو وہ اٹھ کر کھڑکی میں جا کھڑا ہوا۔ ہوا انہی  
ہتھیلیوں پر نرم پھوار لیے گزری۔ وہ خاموشی سے سگھ  
چمن کے پتوں پام کے پودوں امروہ کی شاخوں پر برستی  
بونڈوں کو دیکھتا رہا۔ پھر نیچے چلا آیا۔ سرخ برآمدہ بھیگ  
رہا تھا۔ اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔ تو خیر سا آنکھوں  
میں اُمڈ آیا۔ کچن کا دروازہ بند تھا۔ وہ جانتا تھا زوبیہ کو  
سردیوں کی بارش بہت پسند تھی۔ جب سب اپنے  
اپنے کمروں میں گرم ہیٹر کے سامنے ڈرائی فروٹ  
کھاتے چائے مٹے گزارتے تھے۔ وہ خاموشی سے اپنا  
کپ اٹھا کر باہر نکل آتی تھی اور یہیں کسی ستون کے  
ساتھ ٹپک لگا کر گھنٹوں بھگتے صحن اور درختوں کو دیکھا  
کرتی تھی۔

"سردیوں کی بارش مجھ سے باتیں کرتی ہے تابش!  
مجھے لگتا ہے اس کائنات میں کچھ اور نہیں ہے۔ بس  
بارش ہے۔ ہوا، درخت، خوشبو، بادلوں اور میں۔ یہ  
پڑیاں صرف مجھ سے ملتی ہیں۔ پتوں میں چھپی یہ  
تابش نے پلٹ کر دیکھا۔ اور کی شاخوں پر بیٹھی

پڑیاں پھر سے اڑیں اور کہنے پتوں میں جا چھپی ہیں۔  
تو آج بارش سے باتیں کرنے والی لڑکی کہاں گئی۔  
وہ دروازہ کھول کر اندر چلا آیا۔ نیم تاریک کمرے  
میں نجانے کون کون بیٹھا تھا مگر بول صرف داوی رہی  
تھیں۔

"اپنی چاہے صورت پر نحوست برس رہی ہو۔ لڑکی  
خوبصورت ہو۔ خود کے پلے خاک نہ ہو مگر لڑکی امیر  
ہونی چاہیے۔ میں کہتی ہوں اپنے گریبان میں تو  
جھانک لے بندہ۔ آئینے میں ایک بار اپنی بھی صورت  
دیکھ لے پھر کرے ایسی خواہش۔ پر نہیں دماغ عرش پر  
ہیں سب کے۔ اپنی اوقات سے بڑھ کر مانتے ہیں۔"  
وہ نادام سا ہو گیا۔ لگایہ سب داوی نے اس کے لیے  
کہا ہے۔ جس پل اس نے منال کی خواہش کی تھی۔  
یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ خود کیا ہے۔ اور منال وہ بھی تو  
اس سے بہتر شخص کی خواہش کر سکتی ہے۔

وہ خاموشی سے پچھلے برآمدے میں نکل گیا۔  
سر سبز و شاداب کیاریاں بارش میں بھیگ کر کچھ اور ٹھہر  
آئی تھیں۔ بھیگی بھیگی سی شام سبز پتوں سے لپٹ گئی  
تھی۔ وہ آگے بڑھنے کو تھا پھر ٹھٹھک گیا۔ وہ دونوں  
پازو گھنٹوں کے گرد لپیٹے ان میں چہرہ چھپائے رو رہی  
تھی۔ ہاں اس کی سسکیوں کی آواز زونے وقفے سے ملتی  
ہو رہی تھی۔ بوندیں ایک تو اترے گر رہی تھیں۔ کو  
ان آنسوؤں سے ان کی آشنائی بہت پرانی تھی۔ وہ  
سا آگے بڑھا۔

"زوبیہ! تابش اس کے قریب بیٹھا۔ ندیہ کی  
سسکیوں میں ہی دم توڑ گئی۔

"کیا ہوا زوبیہ۔۔۔؟" تابش نے اس کا کندھا چھو  
اور وہ اس کے نرم لہجے پر بکھر گئی۔ روئی تو پھر کل  
روئی۔ وہ پریشان ہو گیا۔

"کچھ بتاؤ بھی زوبی! کسی نے کچھ کہا ہے؟"  
وہ بوخس سسکیاں بھرتی رہی۔ تابش کو یاد آیا  
اسے دیکھنے کچھ لوگوں کو آنا تھا۔ وہ پوچھ بیٹھا  
ترپ اٹھی۔

"مجھ میں کیا ہے جسے وہ دیکھنے آئیں گے

صرف میری  
"ایسے مس  
"ہر جگہ کی۔"

اس عام سے چہرے  
کوئی رک جا  
کرے۔ نہیں  
نے دیکھا وہ رو  
قریب تھی۔ اسے  
گا۔

"اچھا روؤ تو مس  
"کیوں نہ روؤں  
ہے اس حقیقت کو  
آجاتے ہیں یہ بار بار  
لاؤں چاند چہرہ ستارہ

خود کو۔۔۔ یہ سب  
دیکھتے ہیں۔ خوبصورت  
سوچیں گیوں نہیں پر دے  
"یہ سب بینائی سے  
آواز کہیں دور سے آتی مح

تو اتر سے گرتی بوندوں  
آنکھوں میں جھانکا۔ وہ نظر  
"نہیں میرا سلیقہ، تعلیم  
کچھ بھی نہیں نظر نہیں آتا۔  
کیوں؟ لیکن تم نہیں سمجھو

معیار۔ تم کیا جالو ٹھکرائے جا  
ہے؟ اور میں۔۔۔ میں تو بار بار  
میرے خدا پر رنج بیکٹ ہونا  
ہے تم کبھی نہیں سمجھو گے تابش  
آج سے قبل تابش کبھی نہیں

یہ اذیت نس نس میں شامل تھی۔  
اس نے ترپ ترپ کر روئی زوبیہ  
کی بار اس رخ تجرے سے گزری ہے  
وہ بے حد خاموش کھڑا تھا۔ وہ رو  
کی تو چپ ہو گئی۔ مگر آنسو اب بھی۔



